

## خطبہ (۱۸۰)

نوف بکالی سے روایت کی گئی ہے کہ انہوں نے کہا کہ: حضرت نے یہ خطبہ ہمارے سامنے کو فہ میں اس پھر پر کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا جسے جدھہ ابن بیہرہ خزوی نے نصب کیا تھا۔ اس وقت آپؐ کے جسم مبارک پر ایک اونچی جگہ تھا اور آپؐ کی توارکا پر تلہ لیف خرماتا تھا اور پیروں میں جوتے بھی کھجور کی پیتوں کے تھے اور (سبدوں کی وجہ سے) پیشانی یوں معلوم ہوتی تھی جیسے اونٹ کے گھٹنے پر کا گھٹا۔

تمام حمد اللہ کیلئے ہے جس کی طرف تمام مخلوق کی بازگشت اور ہر چیز کی انتہا ہے۔ ہم اس کے عظیم احسان، روش و واضح برہان اور اس کے لطف و کرم کی افزائش پر اس کی حمد و شناکرتے ہیں۔ ایسی حمد کہ جس سے اس کا حق پورا ہوا اور شکر ادا ہوا اور اس کے ثواب کے قریب لے جانے والی اور اس کی بخششوں کو بڑھانے والی ہو۔

ہم اس سے اس طرح مدد مانگتے ہیں جس طرح اس کے فضل کا امیدوار، اس کے نفع کا آرزومند، (دفع بلیات کا) اطمینان رکھنے والا اور بخشش و عطا کا مغترف اور قول عمل سے اس کا مطبع و فرمانبردار اس سے مدد چاہتا ہو۔

اور ہم اس شخص کی طرح اس پر ایمان رکھتے ہیں جو یقین کے ساتھ اس سے آس لگائے ہو اور ایمان (کامل) کے ساتھ اس کی طرف رجوع ہوا اور اطاعت و فرمانبرداری کے ساتھ اس کے سامنے عاجزی و فروتنی کرتا ہوا اور اسے ایک جانتے ہوئے اس سے اخلاق بر بتا ہوا اور سپاس گزاری کے ساتھ اسے بزرگ جانتا ہوا اور رغبت و کوشش سے اس کے دامن میں پناہ ڈھونڈتا ہو۔

اس کا کوئی باپ نہیں کہ وہ عزت و بزرگی میں اس کا شریک ہو،

(۱۸۰) وَمِنْ حَكَلَةً لَهُ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

رُویٰ عَنْ نُوفِ الْبِكَالِيِّ، قَالَ: حَطَبَنَا هَذِهِ الْحَكَلَةَ بِالْكُوْفَةِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ فَائِمٌ عَلَى حَجَارَةٍ نَصَبَهَا لَهُ جَعْدَةُ بْنُ هَبَّيْرَةَ الْمَحْرُزُوفِيُّ، وَ عَلَيْهِ مَدْرَعَةٌ مِنْ صُوفٍ، وَ حَمَائِلُ سَيِّفِهِ لَيْفٌ، وَ فِي رِجْلِيهِ نَخَلَارٌ مِنْ لَيْفٍ، وَ كَابٌ جِينَةٌ ثَفَنَةٌ بَعْيِّ.. فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي إِلَيْهِ مَصَاعِرُ الْخُلُقِ، وَ عَوَاقِبُ الْأَمْرِ، نَحْمَدُهُ عَلَى عَظِيمِ إِحْسَانِهِ، وَ نَسِيرُ بُرْهَانِهِ، وَ نَوَامِنُ فَضْلِهِ وَ امْتِنَانِهِ، حَمْدًا يَكُونُ لِحَقِّهِ قَضَاءً، وَ لِشُكْرِهِ آدَاءً، وَ إِلَى ثَوَابِهِ مُقْرِبًا، وَ لِحُسْنِ مَزِيدِهِ مُوْجِبًا.

وَ نَسْتَعِينُ بِهِ اسْتِعَانَةً رَاجِ لِفَضْلِهِ، مُؤْمِلٍ لِنَفْعِهِ، وَاثِقٌ بِدَفْعِهِ، مُعْتَرِفٌ لَهُ بِالْقُولِ، مُذْعِنٌ لَهُ بِالْعَمَلِ وَالْقُولِ.

وَ نُؤْمِنُ بِهِ إِيمَانَ مَنْ رَجَاهُ مُؤْقَنًا، وَ أَنَابَ إِلَيْهِ مُؤْمِنًا، وَ خَنَعَ لَهُ مُذْعِنًا، أَخْلَصَ لَهُ مُوْحِدًا، وَ عَظَّمَهُ مُبَحِّدًا، وَ لَدَ بِهِ رَاغِبًا مُجْتَهِدًا.

لَمْ يُولَدْ سُبْحَانَهُ فَيَكُونَ فِي الْعِزِّ

نہ اس کے کوئی اولاد ہے کہ اسے چھوڑ کرو وہ دنیا سے رخصت ہو جائے اور وہ اس کی وارث ہو جائے، نہ اس کے پہلے وقت اور زمانہ تھا، نہ اس پر کیے بعد دیگرے کمی اور زیادتی طاری ہوتی ہے، بلکہ جو اس نے مضبوط نظام (کائنات) اور اُول احکام کی علامتیں ہمیں دکھائی ہیں، ان کی وجہ سے وہ عقولوں کیلئے ظاہر ہوا ہے۔

چنانچہ اس آفرینش پر گواہی دینے والوں میں آسمانوں کی خلقت ہے کہ جو بغیر ستونوں کے ثابت و برقرار اور بغیر سہارے کے قائم ہیں۔ خداوند عالم نے انہیں پکارتا تو یہ بغیر کسی سستی اور تو قف کے اطاعت و فرمانبرداری کرتے ہوئے لبیک کہہ اٹھے۔ اگر وہ اس کی ربوبیت کا اقرار نہ کرتے اور اس کے سامنے سر اطاعت نہ جھکاتے تو وہ انہیں اپنے عرش کا مقام اور اپنے فرشتوں کا مسکن اور پاکیزہ کلموں اور مخلوق کے نیک عملوں کے بلند ہونے کی جگہ نہ بناتا۔

اللہ نے ان کے ستاروں کو ایسی روشن نشانیاں قرار دیا ہے کہ جن سے حیران و سرگردان اطراف زمین کی راہوں میں آنے جانے کیلئے راہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ اندھیری رات کی اندھیاریوں کے سیاہ پر دے ان کے نور کی ضوپاشیوں کو نہیں روکتے اور نہ شب ہائے تاریک کی تیرگی کے پر دے یہ طاقت رکھتے ہیں کہ وہ آسمانوں میں پھیلی ہوئی چاند کے نور کی جگہ گاہٹ کو پلٹا دیں۔

پاک ہے وہ ذات جس پر پست زمین کے قطعوں اور باہم ملے ہوئے سیاہ پیماڑوں کی چوٹیوں میں اندھیری رات کی اندھیاریاں اور پر سکون شب کی غلمتیں پوشیدہ نہیں ہیں اور نہ افق آسمان میں رعد کی گرج اس سے مخفی ہے اور نہ وہ چیزیں کہ جن پر بادلوں کی

مُشارَكًا، وَ لَمْ يَلْدُ فَيَكُونَ مَوْرُوثًا هَا لِكَ، وَ لَمْ يَتَقدَّمْهُ وَقْتٌ وَ لَا زَمَانٌ، وَ لَمْ يَتَعَاوَزْهُ زِيَادَةً وَ لَا نُقْصَانًا، بَلْ ظَهَرَ لِلْعُقُولِ بِمَا أَرَانَا مِنْ عَلَامَاتِ التَّدْبِيرِ الْمُتَقَنِ، وَ القَضَاءِ الْمُبِيرِ.

فَيْنِ شَوَاهِدِ خَلْقِهِ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ مُوَظَّدَاتٍ بِلَا عَمَدٍ، قَائِمَاتٍ بِلَا سَنَدٍ، دَعَاهُنَّ فَاجْبَنَ طَائِعَاتٍ مُّدْعَنَاتٍ، غَيْرَ مُتَنَلِّكَاتٍ وَ لَا مُبْطِئَاتٍ، وَ لَوْلَا إِقْرَارُهُنَّ لَهُ بِالرُّبُوبِيَّةِ وَ إِذْعَانُهُنَّ لَهُ بِالظَّوَايِّةِ، لَمَّا جَعَلَهُنَّ مَوْضِعًا لِعَرْشِهِ، وَ لَا مَسْكَنًا لِمَلِئَكَتِهِ، وَ لَا مَصْدَعًا لِلْكَلِمِ الطَّيِّبِ وَ الْعَلَلِ الصَّالِحِ مِنْ خَلْقِهِ.

جَعَلَ نُجُومَهَا آَعْلَامًا يَسْتَدِيلُ بِهَا الْحَيْرَانُ فِي مُخْتَلِفِ فِجَاجِ الْأَفْطَارِ، لَمْ يَمْنَعْ ضَوَاءَ نُورِهَا اذْلِهَيَّا مُسْجُفِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، وَ لَا اسْتَطَاعَتْ جَلَابِيَّبُ سَوَادِ الْحَنَادِسِ أَنْ تَؤْدَ مَا شَاعَ فِي السَّمَاوَاتِ مِنْ تَلَالٍ نُورِ الْقَمَرِ.

فَسُبْحَانَ مَنْ لَا يَخْفِي عَلَيْهِ سَوَادُ عَسَقٍ دَاجِ، وَ لَا لَيْلٍ سَاجِ، فِي بِقَاعِ الْأَرْضِينَ الْمُنْتَطَاطِعَاتِ، وَ لَا فِي يَفَاعِ السُّفْعِ الْمُتَجَاوِراتِ، وَ مَا يَتَجَلَّ جَلَّ

بھلیاں کو نہ کرنا پید ہو جاتی ہیں اور نہ وہ پتے جو (ٹوٹ کر) گرتے ہیں کہ جنہیں (بارش کے) نچھتوں کی تندر ہوا تھیں اور موسلا دھار بارشیں ان کے گرنے کی جگہ سے ہٹا دیتی ہیں۔ وہ جانتا ہے کہ بارش کے قطرے کہاں گریں گے اور کہاں ٹھہریں گے اور چھوٹی چیزوں تھیں کہاں رینگیں گی اور کہاں (اپنے کو) کھینچ کر لے جائیں گی اور مجھروں کو کوئی روزی کفایت کرے گی اور مادہ اپنے پیٹ میں کیا لئے ہوئے ہے۔

تمام حمد اس اللہ کیلئے ہے جو عرش و کرسی، زمین و آسمان اور جن و انس سے پہلے موجود تھا۔ نہ (انسانی) وہ مون سے اسے جانا جا سکتا ہے اور نہ عقل و فہم سے اس کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ اسے کوئی سوال کرنے والا (دوسرے سالوں سے) غافل نہیں بناتا اور نہ بخشنوش و عطا سے اس کے ہاں کچھ کمی آتی ہے۔ وہ آنکھوں سے دیکھا نہیں جا سکتا اور نہ کسی جگہ میں اس کی حد بندی ہو سکتی ہے۔ نہ ساتھیوں کے ساتھ اسے متصف کیا جا سکتا ہے اور نہ (اعضاء و جوارح کی) حرکت سے وہ پیدا کرتا ہے اور نہ حواس سے وہ جانا پہچانا جا سکتا ہے اور نہ انسانوں پر اس کا قیاس ہو سکتا ہے۔ وہ خدا کہ جس نے بغیر اعضاء و جوارح اور بغیر کویاں اور بغیر حلق کے کوؤں کو ہلانے ہوئے موئی ﷺ سے با تین کیں اور انہیں اپنی عظیم نشانیاں دکھلائیں۔

اے اللہ کی توصیف میں رنج و تعجب اٹھانے والے! اگر تو (اس سے عہدہ برآ ہونے میں) سچا ہے تو پہلے جریئل و میکائیل اور مقرب فرشتوں کے لا ولشکر کا وصف بیان کر کہ جو پاکیزگی و طہارت کے جھروں میں اس عالم میں سر جھکائے پڑے ہیں کہ ان کی عقولیں ششدرو حیران ہیں کہ وہ اس بہترین خالق کی توصیف کر سکیں۔

بِهِ الرَّعْدِ فِي أَفْقَيِ السَّيَاءِ، وَمَا تَلَّا شَتُّ عَنْهُ  
بُرُوقُ الْغَيَامِ، وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ  
ثُزِيلُهَا عَنْ مَسْقَطِهَا عَوَاصِفُ الْأَنْوَاءِ وَ  
إِنْهِطَالُ السَّيَاءِ! وَيَعْلَمُ مَسْقَطُ الْقَطْرَةِ وَ  
مَقْرَرَهَا، وَمَسْحَبُ الدَّرَّةِ وَمَجَرَّهَا، وَمَا  
يَكْفِي الْبَعْوَذَةَ مِنْ قُوَّتِهَا، وَمَا تَحْمِلُ  
الْأَنْثَى فِي بَطْنِهَا.

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْكَائِنِ قَبْلَ أَنْ  
يَكُونَ كُرْسِيًّا أَوْ عَرْشً، أَوْ سَمَاءً أَوْ  
أَرْضً، أَوْ جَانًّ أَوْ إِنْسً.  
لَا يُدْرِكُ بِوَهْمٍ، وَلَا يُقَدِّرُ بِفَهْمٍ،  
وَلَا يَشْغُلُهُ سَائِلٌ، وَلَا يَنْقُصُهُ نَائِلٌ،  
وَلَا يَنْظُرُ بِعَيْنٍ، وَلَا يُحَدُّ بِأَيْنٍ،  
وَلَا يُوَصِّفُ بِالْأَزْوَاجِ، وَلَا يَخْلُقُ بِعَلَاجٍ،  
وَلَا يُدْرِكُ بِالْحَوَاسِ، وَلَا يُقَاسُ بِالنَّاسِ،  
الَّذِي كَلَمَ مُوسَى تَكْلِيْمًا، وَأَرَاهُ مِنْ أَيَّاتِهِ  
عَظِيْمًا، بِلَا جَوَارِحَ وَلَا آدَوَاتٍ،  
وَلَا نُطْقٍ وَلَا لَهَوَاتٍ.

بَلْ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا أَيَّهَا الْمُتَكَلِّفُ  
لِوَصْفِ رَبِّكَ، فَصِفْ جَبْرِيلٌ وَ  
مِيكَائِيلٌ وَجُنُودُ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ،  
فِي حُجَّرَاتِ الْقُدُسِ مُرْجِحِينَ،  
مُتَوَلِّهَةَ عُقُولُهُمْ أَنْ يَحْدُوَا أَحْسَنَ

صقتوں کے ذریعے وہ چیزیں جانی پہچانی جاتی ہیں جو شکل و صورت اور اعضاء و جوارح رکھتی ہوں اور وہ کہ جو اپنی حد انتہا کو پہنچ کر موت کے ہاتھوں ختم ہو جائیں۔ اس اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں کہ جس نے اپنے نور سے تمام تاریکیوں کو روشن و منور کیا اور ظلمت (عدم) سے ہر نور کو تیرہ و تار بنا دیا ہے۔

اللہ کے بندو! میں تمہیں اس اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں جس نے تم کو لباس سے ڈھانپا اور ہر طرح کا سامانِ معيشت تمہارے لئے مہیا کیا۔ اگر کوئی دنیوی بقا (کی بلندیوں پر) چڑھنے کا زینہ یا موت کو دور کرنے کا راستہ پاسکتا ہوتا تو وہ سلیمان ابن داؤد علیہ السلام ہوتے کہ جن کیلئے نبوت و انتہائے تقرب کے ساتھ جن و انس کی سلطنت قبضہ میں دے دی گئی تھی، لیکن جب وہ اپنا آب و دانہ پورا اور اپنی مدت (حیات) ختم کر چکتے تو فنا کی کمانوں نے انہیں موت کے تیروں کی زد پر رکھ لیا، گھران سے خالی ہو گئے اور بستیاں اجڑ گئیں اور دوسرے لوگ ان کے وارث ہو گئے۔

تمہارے لئے گزشتہ دوروں (کے ہر دور) میں عبرتیں (ہی عبرتیں) ہیں۔ (ذرا سوچو تو کہ) کہاں ہیں عمالقہ طاوس ان کے بیٹے؟ اور کہاں ہیں فرعون اور ان کی اولادیں؟ کہاں ہیں اصحاب الرس کے شہروں کے باشندے؟ جنہوں نے نبیوں کو قتل کیا، پیغمبروں کے روشن طریقوں کو مٹایا اور خالموں کے طور طریقوں کو زندہ کیا۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو لشکروں کو لے کر بڑھے؟ ہزاروں کو شکست دی اور فوجوں کو فراہم کر کے شہروں کو آباد کیا۔

الْخَالِقِينَ. فَإِنَّمَا يُدْرِكُ بِالصِّفَاتِ ذُوو الْهَمَيْنَاتِ وَالْأَدَوَاتِ، وَمَنْ يَنْفَضِّي إِذَا بَلَغَ أَمَدَ حَدِّهِ بِالْفَنَاءِ. فَلَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، أَضَاءَ بِنُورِهِ كُلَّ ظِلَامٍ، وَأَظْلَمَ بِظُلْمِهِ كُلَّ نُورٍ.

أُولُوْنِيْكُمْ عِبَادَ اللَّهِ بِتَقْوَى اللَّهِ الَّذِي أَبْسَكُمُ الرِّيَاضَ، وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمُ الْبَعَاشَ، فَلَوْ أَنَّ أَحَدًا يَجِدُ إِلَى الْبَقَاءِ سُلْمَيًّا، أَوْ لِدَفْعِ الْمَوْتِ سَبِيلًا، لَكَانَ ذَلِكَ سُلْمَيَّاَنَ بْنَ دَاؤَدَ عَلِيَّلَةَ، الَّذِي سُخْرَ لَهُ مُلْكُ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ، مَعَ النُّبُوَّةِ وَعَظِيمِ الْزُّلْفَةِ، فَلَمَّا اسْتَوَ فِي طُعْمَتَهُ، وَاسْتَكْمَلَ مُدَّتَهُ، رَمَتْهُ قِبْيُ الْفَنَاءِ بِنِبَالِ الْمَوْتِ، وَأَصْبَحَتِ الدِّيَارُ مِنْهُ خَالِيَّةً، وَالْمَسَاكِنُ مُعَطَّلَةً، وَوَرِثَهَا قَوْمٌ أَخْرُونَ.

وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْقُرُونِ السَّالِفَةِ لَعِبْرَةً! أَيْنَ الْعَيْالِقَةُ وَأَبْنَاءُ الْعَيْالِقَةِ! أَيْنَ الْفَرَاعِنَةُ وَأَبْنَاءُ الْفَرَاعِنَةِ! أَيْنَ أَصْحَابُ مَدَّائِنِ الرَّسِّ الَّذِينَ قَتَلُوا النَّبِيِّينَ، وَأَطْفَلُوا سُنَنَ الْمُرْسَلِيْنَ، وَأَحْيَوْا سُنَنَ الْجَبَارِيْنَ! أَيْنَ الَّذِينَ سَارُوا بِالْجُبُوشِ، وَهَزَمُوا الْأُلُوفَ، وَعَسَكُرُوا الْعَسَاكِرَ، وَمَدَّنُوا الْمَدَّائِنَ!

[ای خلبہ کے ذمیل میں فرمایا ہے]

وہ حکمت کی سپر پہنچ ہو گا اور اس کو اس کے تمام شرائط و آداب کے ساتھ حاصل کیا ہو گا (جو یہ ہیں کہ: ہمہ تن اس کی طرف توجہ ہو، اس کی اچھی طرح شناخت ہو اور دل (علاقہ دنیا سے) خالی ہو۔ چنانچہ وہ اس کے نزدیک اسی کی گشیدہ چیز اور اسی کی حاجت و آرزو ہے کہ جس کا وہ طلبگار و خواستگار ہے۔ وہ اس وقت (نظر وں سے اوچل ہو کر) غریب و مسافر ہو گا کہ جب اسلام عالم غربت میں اور مشل اس اونٹ کے ہو گا جو تھکن سے اپنی دم زمین پر مارتا ہو اور گردن کا گلا حصہ زمین پر ڈالے ہوئے ہو۔ وہ اللہ کی باقی ماندہ حجتوں کا بقیہ اور انہیاء کے جانشیوں میں سے ایک وارث و جانشین ہے۔

اس کے بعد حضرتؐ نے فرمایا:

اے لوگو! میں نے تمہیں اسی طرح نصیحتیں کی ہیں جس طرح کی انہیاء اپنی امتوں کو کرتے چلے آئے ہیں اور ان چیزوں کو تم تک پہنچایا ہے جو اوصیاء بعد والوں تک پہنچایا کرنے ہیں۔ میں نے تمہیں اپنے تازیانہ سے ادب سکھانا چاہا مگر تم سیدھے نہ ہوئے اور زجر و قوچ سے تمہیں ہنکایا لیکن تم یکجا نہ ہوئے۔

اللہ تمہیں سمجھے! کیا میرے علاوہ کسی اور امام کے امید وار ہو جو تمہیں سیدھی راہ پر چلائے اور صحیح راستہ دکھائے؟۔

دیکھو! دنیا کی طرف رخ کرنے والی چیزوں نے جو رخ کئے ہوئے تھیں پیچھے پھرالی اور جو پیچھے پھرائے ہوئے تھیں انہوں نے رخ کر لیا، اللہ کے نیک بندوں نے (دنیا سے) کوچ کرنے کا تھیہ کر لیا اور فنا ہونے والی تھوڑی سی دنیا ہاتھ سے دے کر ہمیشہ رہنے والی بہت سی آخرت مولے لی۔

[منہما]

قَدْ لَبِسَ لِلْحِكْمَةَ جُنْتَهَا، وَ أَخَذَهَا بِجَمِيعِ أَدَبِهَا، مِنَ الْأَقْبَالِ عَلَيْهَا، وَ الْمُعْرِفَةَ إِلَيْهَا، وَ التَّفَرُّغَ لَهَا، فَهِيَ عِنْدَ نَفْسِهِ ضَالَّتُهُ الْقَنْ يَطْلُبُهَا، وَ حَاجَتُهُ الْقَنْ يَسْعَلُ عَنْهَا، فَهُوَ مُغْتَرِبٌ إِذَا اغْتَرَبَ الْإِسْلَامُ، وَ ضَرَبَ بِعَسِيْبِ ذَلِيلَهُ، وَ أَلْصَقَ الْأَرْضَ بِجَرَانِهِ، بِقَيْيَةً مِنْ بَقَائِيَا حُجَّتِهِ، حَلِيلَةً مِنْ حَلَائِفِ أَثْبَيَائِهِ.

ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِمَا :

أَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّي قَدْ بَثَثْتُ لَكُمُ الْمُوَاعِظَ الْقَنِ وَ عَظَ الْأَنْبِيَاءُ بِهَا أُمَّهُمْ، وَ أَدَبَنْتُ إِلَيْكُمْ مَا آدَبَتِ الْأَوْصِيَاءُ إِلَى مَنْ بَعْدَهُمْ، وَ أَدَبْتُكُمْ بِسُوْطِي فَلَمْ تَسْتَقِيُوْا، وَ حَدَّوْتُكُمْ بِالْزَّوْاجِ فَلَمْ تَسْتَوْسِقُوا. إِلَّهُ أَنْتُمْ! أَتَتَوَقَّعُونَ إِمَامًا غَيْرِيْنِ يَطْأُ بِكُمُ الظَّرِيقَ، وَ يُرْشِدُكُمُ السَّبِيلَ؟.

أَلَا إِنَّهُ قَدْ أَدْبَرَ مِنَ الدُّنْيَا مَا كَانَ مُقْبِلًا، وَ أَقْبَلَ مِنْهَا مَا كَانَ مُدْبِرًا، وَ أَرْمَعَ التَّرَحَّالَ عِبَادَ اللَّهِ الْأَخْيَارِ، وَ بَاعُونَا قَلِيلًا مِنَ الدُّنْيَا لَا يَبْقَى، بِكَثِيرٍ مِنَ الْآخِرَةِ لَا يَغْنِي.

بھلاں ہمارے بھائی بندوں کو کہ جن کے خون صفين میں بھائے گئے اس سے کیا نقصان پہنچا کہ وہ آج زندہ موجود نہیں ہیں؟ (یہی نہ کہ اگر وہ ہوتے) تو تلخ گھونٹوں کو گوارا کرتے اور گدلا پانی پیتے۔ خدا کی قسم! وہ خدا کے حضور میں پہنچ گئے، اس نے ان کو پورا اجر دیا اور خوف وہ راس کے بعد انہیں امن چین والے گھر میں اتارا۔

کہاں ہیں؟ وہ میرے بھائی کہ جو سیدھی راہ پر چلتے رہے اور حتیٰ پر گزر گئے۔ کہاں ہیں عمار؟ اور کہاں ہیں ابن تیہان؟ اور کہاں ہیں ذوالشہادتین؟ اور کہاں ہیں ان کے ایسے اور دوسرے بھائی؟ کہ جو مر نے پر عہدو پیمان باندھے ہوئے تھے اور جن کے سروں کو فاسقوں کے پاس روانہ کیا گیا۔

نوف کہتے ہیں کہ: اس کے بعد حضرت نے اپنا ہاتھ ریش مبارک پر پھیرا اور دیر تک رویا کئے اور پھر فرمایا:

آہ! میرے وہ بھائی کہ جنہوں نے قرآن کو پڑھا تو اسے مضبوط کیا، اپنے فرائض میں غور و فکر کیا تو انہیں ادا کیا، سنت کو زندہ کیا اور بدعت کو موت کے گھاث اتارا، جہاد کیلئے انہیں بلا یا گیا تو انہوں نے لبیک کہی اور اپنے پیشوں پر یقین کامل کے ساتھ بھروسہ کیا تو اس کی پیروی بھی کی۔

اس کے بعد حضرت نے بلند آواز سے پکار کر کہا:

جہاد! جہاد! اے بندگان خدا! دیکھو میں آج ہی لشکر کو ترتیب دے رہا ہوں۔ جو اللہ کی طرف بڑھنا چاہے وہ نکل کھڑا ہو۔

نوف کہتے ہیں کہ: اس کے بعد حضرت نے دس ہزار کی سپاہ پر حسین علیہم کو اور دس ہزار کی فوج پر قیس ابن سعد کو اور دس ہزار کے لشکر پر

ما ضرراً حُوا نَا الَّذِينَ سُفِكُتْ دِمَاءُهُمْ .  
وَ هُمْ بِصِفَيْنِ . أَنْ لَا يَكُونُوا الْيَوْمَ أَحْيَاءً ؟  
يُسِيغُونَ الْعُصَمَ ، وَ يَشْرَبُونَ الرَّتْقَ !  
قَدْ . وَاللَّهُ . لَقَوْا اللَّهَ فَوَفَّاهُمْ أُجُورُهُمْ ، وَ  
أَحَلَّهُمْ دَارَ الْأَمْنِ بَعْدَ حَوْفِهِمْ .

أَيْنَ إِخْوَانِي الَّذِينَ رَكِبُوا الطَّرِيقَ ، وَ  
مَضَوْا عَلَى الْحَقِّ ؟ أَيْنَ عَمَّارِ ؟ وَ أَيْنَ أَبْنَ  
الثَّيَّهَانِ ؟ وَ أَيْنَ ذُو الشَّهَادَتَيْنِ ؟ وَ أَيْنَ  
نُظَرَّأُهُمْ مِنْ إِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ تَعَاقَدُوا  
عَلَى الْمُبَيْنَةِ ، وَ أُبْرِدَ بِرُؤُسِهِمْ إِلَى الْفَجَرَةِ ؟ .

قَالَ : ثُمَّ صَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى لِحَيَّيْهِ الشَّرِيفَيَّةَ  
الْكَرِيمَةَ ، فَأَطَالَ الْبُكَاءَ ، ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِمْ :  
أَوْهُ عَلَى إِخْوَانِي الَّذِينَ تَلَوَّ الْقُرْآنَ  
فَأَحَكَمُوهُ ، وَ تَدَبَّرُوا الْفَرْضَ فَأَقَامُوهُ ،  
أَحْيَوُا السُّنَّةَ ، وَ أَمَاثُوا الْبُدْعَةَ ،  
دُعُوا لِلْجَهَادِ فَأَجَابُوا ، وَ وَثَقُوا بِالْقَائِدِ  
فَاتَّبَعُوهُ .

ثُمَّ نَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ :  
الْجِهَادُ الْجِهَادُ عِبَادَ اللَّهِ ! أَلَا وَ إِنِّي  
مُعْسِكُرٌ فِي يَوْمِي هُذَا ، فَمَنْ أَرَادَ الرَّوَاحَ إِلَى  
اللَّهِ فَلْيَخْرُجْ .

قَالَ نَوْفُ : وَ عَقَدَ لِلْحُسَيْنِ عَلَيْهِ فِي  
عَشَرَةِ الْأَلْفِ ، وَ لِقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ رَحْمَةُ اللَّهِ فِي

ابوالیوب انصاری شاشع عن کو امیر بنایا اور دوسرے لوگوں کو مختلف تعداد کی فوجوں پر سالار مقرر کیا اور آپ صفین کی طرف پلٹ کر جانے کا ارادہ رکھتے تھے، لیکن ایک ہفتہ بھی گزرنے میں پایا تھا کہ ملعون ابن ملجم (عنة اللہ) نے آپ کے (سر اقدس پر) ضرب لائی جس سے یہ تمام شکر پلٹ گئے اور ہماری حالت ان بھیڑ بکریوں کے مانند ہو گئی جو اپنے چروں ہے و کھو چکی ہوں اور بھیڑ یہ ہر طرف سے انہیں اپک کر لے جا رہے ہوں۔

--☆☆--

عَشْرَةُ الْأَلِفِ، وَ لِأَيِّهِ أَئْيُوبُ الْأَنْصَارِيُّ فِي عَشْرَةِ الْأَلِفِ، وَ لِغَيْرِهِمْ عَلَى أَعْدَادٍ أُخْرَ، وَ هُوَ يُرِيدُ الرَّجْعَةَ إِلَى صَفَّيْنَ، فَمَا دَارَتِ الْجَمْعَةُ حَتَّىٰ صَرَبَهُ الْمَلْعُورُ بْنُ مُلْجَمٍ لَّعْنَةُ اللَّهِ. فَتَرَاجَعَتِ الْعَسَاكِرُ، فَكُنَّا كَاغْنَامِ فَقَدَثَ رَاعِيَهَا، تَحْتَطِفُهَا الْذِيَابُ مِنْ كُلِّ مَكَارٍ! .

-----☆☆-----

۴۔ تاریخ کے صفات اس کے شاہد میں کہ اکثر ویشنیو مول کی بلاکت و تباہی ان کے فلم و جو اور علایہ فتح و فجر کی وجہ سے ظہور میں آئی۔ چنانچہ وہ قویں جنہوں نے ربع مسکون کے ہر گوشہ پر اپنے اقتدار کے سکے جھائے اور شرق و غرب عالم پر اپنے پر چم لہرائے جب ان کی بد اعمالیوں اور بد کرداریوں سے پر دہ بھا تو پاداش عمل کے قانون نے اس طرح ان کا انتیصال کیا کہ صفحہ عالم سے حرفاً غلط کی طرح خو ہو گئے۔ عاد و نومود کی سلطنتوں کا خاتمہ ہو گیا، فرعون و نمرود کی شہنشاہیاں مت گئیں، طسم و جدیں کی سر یفلک عمارتیں سنان کھنڈر بن گئیں، اصحاب الرس کی بستیاں آجڑ کر ویران ہو گئیں اور جہاں زندگی کے قہقہے تھے وہاں موت کی ادایاں اور جہاں بجھنے تھے وہاں بھیانک سنائے چھا گئے۔ یہ قوموں کا عروج و زوال چشم بینا کیلئے ہزاروں عبرت کے سامان رکھتا ہے اور ان واقعات کے پیش کرنے سے مقصود بھی یہی ہوتا ہے کہ انسان ان کے احوال و واردات سے عبرت انداز ہو اور غزو و طغیان کی سرمستیوں میں کھو کر اپنے انجام کو بھول نہ جائے۔ چنانچہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے اسی مواعظت و عبرت کیلئے عماقہ، فراغہ اور اصحاب الرس کی تباہیوں کی طرف اشارہ کیا ہے کہ جو عظمت و ارتفاع کی پویا یوں سے بلاکت و بر بادی کے قعر منزلت میں اس طرح گرے کہ ان کا نام و نشان بھی نہ رہا۔  
یہ ”عمالة“ کون تھے؟ اس کیلئے ابن قتیبہ نے تحریر کیا ہے:

وَ مِنْ وُلْدِ إِرَمَ بْنِ سَامِ بْنِ نُوحٍ عَلَيْهِ طَسْمٌ وَ جَدِيْسٌ ابْنَا لَاؤِدَ بْنِ إِرَمَ بْنِ سَامِ بْنِ نُوحٍ عَلَيْهِ، وَ نَزَّلُوا الْيَمَامَةَ وَ أَخْوَهُمَا عَمْلِيْقُ بْنُ لَاؤِدَ ابْنُ إِرَمَ بْنِ سَامِ بْنِ نُوحٍ عَلَيْهِ، نَزَّلَ بَعْصُهُمْ بِالْحَرَدَ وَ بَعْصُهُمْ الشَّامَ، فَمِنْهُمُ الْحَمَالِيْقُ أُمُّهُ تَفَرَّقُوا فِي الْبِلَادِ، وَ مِنْهُمُ فَرَاعِنَةُ مَصْرٍ وَ الْجَبَابِرَةُ.

ارم ابن سام ابن نوح کی اولاد میں سے طسم اور جدیں تھے کہ جو لاوادا بن ارم ابن سام ابن نوح کے بیٹے تھے۔ یہ یمامہ میں فروکش ہوتے اور ان کا ایک بھائی عملیق ابن لاوادا بن ارم ابن سام ابن نوح تھا کہ جس کی اولاد میں سے کچھ افراد مکہ میں اور کچھ شام میں مقیم تھے اور انہی قبائل عرب میں سے ”عمالة“ تھے کہ جو متعدد گروہوں کی صورت میں مختلف

شہروں میں پھیل گئے اور انہی میں سے فراعنہ مصر اور شام کے فرماز و اتحے۔ (المعارف ج ۱۳)

مورخ طبری نے لکھا ہے:

وَوُلَدَ لِلَّادُوذَ أَيْضًا عَمَلِيقُ بْنُ لَاؤذَ، وَكَانَ مَذْنُولُهُ الْحَرَمَ وَأَكْنَافَ مَكَّةَ، وَلَحَقَ بِعُصْ

وَلَدَهُ بِالشَّامِ، فَمُتَّهِمُ كَاتِبَ الْعَمَالِيَّةِ، وَمِنَ الْعَمَالِيَّةِ الْفَرَاعِنِيَّةِ يُوَصَّرَ.

لاوذ کا ایک بیٹا عملیق تھا اور مکہ اور شام کے اطراف میں اس کی رہائش تھی اور اس کی اولاد میں سے کچھ لوگ شام پلے

گئے اور اسی کی اولاد میں سے عمالق تھے اور انہی عمالقہ میں سے فراعنہ مصر تھے۔ (طبری، ج ۱، ج ۱۳۲)

اس سے ظاہر ہوا کہ عمالق عرب کے قبائل باندہ تھے جنہوں نے شام و ججاز پر اپنی حکومتیں قائم کر رکھی تھیں۔ چنانچہ ابتداء میں اس خاندان کے مورث اعلیٰ عملیق کو اقتدار حاصل تھا، مگر اس کے بعد طسم کی طرف منتقل ہو گیا اور طسم کے بعد جب عموق ابن طسم بر سر اقتدار آیا تو اس نے خلم و جور اور فتن و غور کی حد کر دی، یہاں تک کہ اس نے حکم دے رکھا تھا کہ قبیلہ بدیں کی جو عورت بیانی جائے وہ شوہر کے ہاں جانے سے پہلے اس کے ثبتان عشرت میں ایک رات گزار کر جائے۔ چنانچہ یہ سلسلہ یونی چلتا رہا اور جب اسی خاندان کی ایک عورت غیرہ بنت عفار کے ساتھ یہی شرمناک برتابہ ہوا تو اس نے شوہر کے ہاں جانے سے انکار کر دیا اور اپنے قبیلہ کو اشعار کے ذریعہ سے غیرت دلائی جس پر پورا قبیلہ اپنی عورت و ناموس کی بر بادیوں پر تملما اٹھا اور اعتقام لینے کے درپے ہو گیا۔ چنانچہ غیرہ کے بھائی اسود ابن عفار نے عموق کو اس کے عملہ کے ساتھ دعوت کے بھانے سے اپنے ہاں بلوالیا اور ان کے پیختے ہی بنی بدیں نے تواریں نیاموں سے نکال لیں اور ان پر اس طرح اچانک ٹوٹ پڑے کہ ریاح ابن مر کے علاوہ کوئی اپنا بچاؤ نہ کر سکا۔ یہ بھاگ کر شاہیں کے دربار میں جا پہنچا اور اسے بنی بدیں پر حملہ کرنے کی ترغیب دی۔ چنانچہ وہ ایک لشکر جرار لے کر ان پر چڑھ دوڑا اور انہیں شکست دے کر بلاک و منتشر کر دیا اور اقتدار ان کے ہاتھوں سے چھین لیا۔ یہ عمالق وہی میں جنہوں نے ۲۰۰۰ ق م مصر پر حملہ کیا تھا اور جنہیں ہیکسوں (چڑوا ہے بادشاہ) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

چنانچہ مسعودی نے ان کے مصر میں داخل ہونے کے سلسلہ میں لکھا ہے:

وَ مَلَكُوا النِّسَاءَ، فَظَمِحَتْ فِيهِمْ مُلْوُكُ الْأَرْضِ، فَسَارَ إِلَيْهِمْ مِنَ الشَّامِ مَلِكٌ مِنْ

مُلْوِكِ الْعَمَالِيَّةِ يُقَالُ لَهُ الْوَلِيدُ بْنُ ڈُوعٍ، فَكَاتَتْ لَهُ حُرُوبٌ بِهَا، وَغَلَبَ عَلَى الْمُلْكِ،

فَأَقْدَمُوا إِلَيْهِ، وَاسْتَقَامُ لَهُ الْأَمْرُ إِلَى آتِ هَلَكَ، ثُمَّ مَلَكَ بَعْدَهُ الرَّيَّانُ بْنُ الْوَلِيدِ

الْعِمَلَاقِيُّ، ثُمَّ مَلَكَ بَعْدَهُ كَامُوسُ بْنُ مَعْدَارَ الْعِمَلَاقِيِّ.

جب اہل مصر نے عورتوں کے ہاتھ میں اقتدار دے دیا تو دوسرے بادشاہوں کے دل میں اسے فتح کرنے کی

خواہش پیدا ہوئی۔ چنانچہ شاہان عمالقہ میں سے ایک بادشاہ نے جسے ولید ابن دو مع کہا جاتا ہے، مصر پر چڑھائی کی

اور بہت سی لڑائیاں لڑیں۔ آخر اہل مصر نے اس کے سامنے تھیار ڈال دیئے اور اس کی حکومت تسلیم کر لی۔ جب یہ مر گیا تو ریان ابن ولید عملاتی تخت فرماز و اوتی پر بنیٹھا اور یہی حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ کافرون تھا۔ اس کے بعد دارم ابن ریان اور پھر کامس ابن معدان عملاتی فرماز و اہوا۔ (مروج الذہب، ج ۱، ص ۲۲۲)

یہ انتہائی سرکش و ظالم حکمران تھے جس کی پاداش میں قدرت نے ان کو نیست و نابود کرنے کے سامان پیدا کر دیے۔

چنانچہ مسعودی تحریر کرتے ہیں:

وَقَدْ كَانَتِ الْعُمَالِيَّةُ بَحْثًا فِي الْأَرْضِ، فَسَلَطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مُلْكَ الْأَرْضِ فَأَفْدَيْتَهَا.  
عمالقة نے زمین میں میں شر و فاد پھیلا رکھا تھا، جس کے نتیجے میں قدرت نے ان پر دوسرے فرماز و اوت کو مسلط کر دیا جنہوں نے انہیں فنا و بر باد کر دیا۔ (مروج الذہب، ج ۱، ص ۲۶۵)

ان عمالقة کے بعد ولید ابن مصعب حکمران ہوا۔ یہ بعض موئر خین کے نزدیک شام کے قبیلہ گم سے تھا اور بعض نے اسے قطبی الحاہے اور یہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عہد کافرون تھا۔ اس کے بکر و انانیت اور غور و خوت کی یہ حالت تھی کہ ﴿أَذَرْبِكُمُ الْأَكْعَلِ﴾ کا دعویٰ کر کے دنیا کی ساری قوتاں کو اپنے تصرف و اختیار میں سمجھنے لا تھا اور اس زعم میں بتلا تھا کہ کوئی طاقت اس سے سلطنت و حکومت کو چھین نہیں سکتی۔

چنانچہ قرآن مجید نے اس کے دعویٰ «آتا و لَا عَيْرِي» کو ان لفظوں میں بیان کیا ہے:

﴿قَالَ يَقُولُ الَّذِي لَمْ يُمْلِكْ مِصْرَ وَهَذِهِ الْأَنْهَرُ تَجْرِي مِنْ تَحْتِيٍّ أَفَلَا تَبْصِرُ وَنَ﴾

اس نے کہا کہ اے قوم! کیا یہ ملک مصر میر انہیں ہے؟ اور یہ میرے محل کے نیچے بہتی ہوئی نہر میں میری نہیں ہیں؟  
کیا تمہیں یہ نظر نہیں آتا؟ ۔۔۔

مگر جب اس کی سلطنت مٹنے پر آئی تو لمحوں میں مٹ گئی۔ نہ اس کی جاہ و حشمت سدراہ ہوئی اور نہ مملکت کی وسعت روک تھام کر سکی، بلکہ جن نہروں کی ملکیت پر اسے گھمٹھا انہی کی تملکاتی نہروں نے اسے اپنی لبیٹ میں لے کر اس کی روح کو دارالبوار میں اور حسم کو کائنات کی عبرت و بعیرت کیلئے کنارے پر پھینک دیا۔

اسی طرح ”اصحاب الرس“ ایک بنی کی دعوت و تلبیغ کے ٹھکرانے اور سرکشی و نافرمانی کرنے کے نتیجے میں ہلاک و بر باد ہو گئے۔

چنانچہ قدرت کا ارشاد ہے:

﴿وَعَادًا وَّثَمُودًا وَّأَخْطَبَ الرَّسِّ وَقُرُونًا بَيْنَ ذَلِكَ كَثِيرًا﴾ وَكُلَّا صَرْبَتَالَهُ الْأَمْنَالَ وَكُلَّا تَبَرَّنَا تَتَبَرِّيًّا﴾

اور اسی طرح عاد و ثمود اور اصحاب الرس اور ان کے درمیانی زمانہ کی بہت سی قوموں کو ہم نے ہلاک کر دیا۔ ہم نے

سب کیلئے مثالیں بیان کی تھیں اور آخر ہم نے ان سب کو جو بنیاد سے احکاڑ دیا۔

”رس“ آذر بایجان کے علاقے میں ایک نہر کا نام تھا جس کے کنارے پر بارہ بستیاں آباد تھیں جن کے رہنے والوں کو ”اصحاب الرس“ کہا جاتا ہے۔ ان بستیوں کے نام: ۱۔ آبان، ۲۔ آذر، ۳۔ دی، ۴۔ ہمن، ۵۔ اسفندار، ۶۔ فروردین، ۷۔ اردی بہشت، ۸۔ خرداد، ۹۔ مرداد، ۱۰۔ تیر، ۱۱۔ مهر، ۱۲۔ شہر یورست تھے۔ ان میں اسفندار کو مرکزی حیثیت حاصل تھی اور اس میں صوبہ کا ایک درخت تھا جسے یافث ابن نوح نے لگایا تھا اور اسے ”شاہ درخت“ کہا جاتا تھا۔ اسی درخت کے پتوں سے دوسری بستیوں میں بھی ایک ایک درخت لگایا گیا تھا۔ یوگ ہر مہینے ایک بستی میں جمع ہوتے اور اس درخت کی پرستش کرتے اور سال میں ایک مرتبہ نوروز کے موقع پر اسفندار میں ان کا اجتماع ہوتا تھا اور اس اصل درخت کی خاص اہتمام سے پوچا کرتے، قربانیاں چڑھاتے اور منتیں ماننتے تھے۔ قدرت نے انہیں اس درخت کی عبادت سے روکنے کیلئے یہودا بن یعقوب کی نسل سے ایک پیغمبر ان کی طرف بھیجا جنہوں نے انہیں اس مشرکانہ عبادت سے روکنا چاہا، مگر انہوں نے ان کا کہنا نہ مانا اور انکار و سرکشی پر اتر آئے اور ان کی بلاکت کے درپے ہو گئے۔ چنانچہ ان لوگوں نے چشم کے اندر ایک کنوں کھود کر اس میں انہیں پھینک دیا اور اس کا منہ ایک پھر سے بند کر دیا جس سے وہ تڑپ تڑپ کر جان بحق ہو گئے۔ اس فلم و سفارکی کے نتیجہ میں قہارہ ہی نے کروٹ لی اور ان پر لو کے ایسے جھونکے چلے کہ ان کے بدن جھلس کر رہ گئے اور زمین سے گندھک کالاؤ اچھوٹ نکلا جس سے ان کے جسم کی ٹڈیاں تک پکھل گئیں اور ساری بستیاں الٹ گئیں۔



علی سورہ فرقان، آیت ۳۸-۳۹۔  
۲۔ یہی نام فارسی مہینوں کے بین جوانہ بستیوں کے نام پر رکھے گئے تھے، یونکہ ہر مہینہ ان لوگوں کا ایک بستی میں اجتماع ہوتا تھا جس کی وجہ سے اس مہینہ کا بھی وہی نام ہو گیا جو اس بستی کا نام تھا۔